جلد ۲۶ | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۸ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۱۴

جماعت احمدیہ کی ایک نہایت عابدہ زاہدہ خاتون کا انتقال

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی نہایت ہی عابدہ۔ زاہدہ اور ملہمہ خاتون یعنی آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ ماجدہ چند روز کی علالت کے بعد آج مورخہ ۱۶ مئی نو بجے صبح اپنے معبود حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگرچہ انکی طبیعت دہلی میں ہی بے حد نڈھال ہو چکی تھی۔ اور ڈاکٹروں کی رائے تھی۔ کہ قادیان تک کا سفر طے کرنا ممکن نہ ہوگا۔ لیکن مرحومہ کی خواہش تھی۔ کہ قادیان پہنچیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری فرما دی کل جب گاڑی قادیان کے سٹیشن پر پہونچی۔ اور جناب چودھری صاحب نے انہیں بتایا۔ کہ قادیان پہونچ گئے ہیں۔ تو انہوں نے دو دفعہ بسم اللہ کہا۔ اس کے بعد ان کی طبیعت لحہ بہ لحہ کمزور ہوتی چلی گئی۔ اور آخر وہ وقت آ پہونچا۔ جس کا انہیں عرصہ سے انتظار تھا۔ اور جس کے متعلق تھوڑے عرصہ سے انہیں پے در پے رویا اور کشوف کے ذریعہ اطلاع دی جا رہی تھی۔

عرصہ ہوا۔ انہیں ایک دفعہ رویا میں بتایا گیا تھا۔ کہ اپریل کے آخر میں ان کی وفات ہوگی۔ چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے ان کے خواب اور رویا نہایت صفائی کے ساتھ پورے ہوتے۔ اور انہیں اپنے رویا کی صداقت پر پورا یقین تھا۔ اس لئے آپ اس رویا کے بعد سے ہمیشہ اس بات کی احتیاط فرماتیں۔ کہ حتے الامکان اپریل میں کوئی سفر نہ اختیار کریں۔ اور قادیان میں رہیں۔ خاص کر گزشتہ چند سال سے اس طرف خصوصیت سے توجہ تھی۔ چنانچہ اب کے اپریل کے مہینہ کا اکثر حصہ انہوں نے قادیان میں ہی گزارا۔ لیکن آخر اپریل میں بیمار ہو گئیں۔ اور تیئس اپریل کو جناب چودھری صاحب کے ساتھ شملہ تشریف لے گئیں۔ جہاں جا کر شدید علیل ہو گئیں۔

اسی طرح تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آپ نے ایک رویاء دیکھا۔ کہ ایک وسیع مکان ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پلنگ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی۔ کہ میں آپ کے پاؤں دبانا چاہتی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پاؤں ایک طرف کر کے پلنگ پر جگہ کر دی۔ اور آپ حضور کے پاؤں دبانے لگ گئیں۔ اس دوران میں آپ کو خیال آیا۔ کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت خوش ہیں۔ میں کسی ایسی چیز کے لئے آپ سے دعا کی درخواست کروں۔ جو نہایت ہی قیمتی اور بیش بہا ہو۔ آپ فرماتی ہیں ابھی اسی خیال میں تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدام کو ارشاد فرمایا۔ ان کا مکان وسیع بنانا۔

اس قسم کے رویا نے آپ کو یقین دلا دیا تھا۔ کہ آپ بہت جلد اس دنیا کو چھوڑنے والی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل وکرم کے ماتحت آپ اس کے لئے پورے اطمینان۔ اور دلی خوشی کے ساتھ تیار تھیں۔ اب کے شملہ تشریف لے جانے۔ اور علیل ہونے کے ایام میں یعنی آج سے چند ہی روز قبل آپ نے رویا میں دیکھا۔ کہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے والد ماجد حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ پالکی لے کر آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ آپ کی پالکی تیار ہے اس پر انہوں نے فرمایا۔ سحری کے وقت چل پڑیں گے۔ مگر جناب چودھری صاحب مرحوم ومغفور نے فرمایا۔ نہیں جب بچے ناشتہ کر لینگے۔ تو آٹھ بجے کے بعد چلینگے۔ ورنہ بچوں کو تکلیف ہوگی۔ اس رویا کے بعد انہیں یقین ہو گیا۔ کہ اس دنیا میں اب وہ بہت تھوڑی دیر کے لئے ہیں۔ اور جلد قادیان پہونچنے پر زور دینا شروع کر دیا۔ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے باتوں باتوں میں فرمایا۔ کہ آج سحری کے وقت جب ضعف سرعت کے ساتھ بڑھنے لگا۔ اور سانس اکھڑنے لگا۔ تو ہم نے سمجھ لیا۔ کہ آخری وقت آن پہنچا۔ لیکن جب آٹھ بجے تک انکی وہی حالت رہی تو میں نے کہا۔ کہ سب لوگوں کو ناشتہ کرا دیا جائے۔ ادھر ناشتہ ختم ہوا۔ اُدھر آپ ہمیشہ کی گہری نیند سو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مغفورہ بے شک اپنے تمام خاندان کے لئے خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت تھیں۔ اور بے شمار برکات کا موجب۔ اور آپ کی اولاد کو ان کے سایہ سے محروم ہو جانے کی وجہ سے جس قدر بھی صدمہ ہو کم ہے۔ اس صدمہ کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جناب چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ایسا ضابط اور قوی دل انسان پھوٹ پھوٹ کر آنسو بہا رہا اور غم و الم سے ان کا چہرہ نڈھال ہو رہا تھا۔ بلاشبہ ایسی متقی ایسی دیندار ایسی صاحب الہام و کشوف ماں کی شفقت سے محرومی کوئی معمولی صدمہ نہیں ہے۔ لیکن یہ صدمہ مرحومہ مغفورہ کے خاندان کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ تمام جماعت کے لئے ہے۔ مرحومہ کوئی دعا نہ کرتی تھیں۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام جماعت کی ترقی اور کامیابی کے لئے دردمندانہ پکار نہ ہوتی تھی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی فرد کی تکلیف سن کر آپ کا دل پگھل جاتا۔ اور جماعت کے خلاف معاندین کی ریشہ دوانیاں آپکو بے تاب کر دیتیں۔ ہر ایسے موقعہ پر آپ نہائت خشوع خضوع کے ساتھ آستانہ الوہیت پر گرتیں۔ اور بڑی بڑی بشارتیں لے کر لوٹتیں۔ آہ۔ اب جماعت ان کی نہائت ہی دردمندانہ اور مخلصانہ دعاؤں سے محروم ہو گئی۔ انکی ہمدردی اور غمگساری سے محروم ہو گئی اور انکی مادرانہ شفقت اور نوازش سے محروم ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جماعت احمدیہ کے لئے یہ کوئی کم صدمہ نہیں ہے۔ مگر

مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت حاصل تھی مگر دائمی نہیں عارضی۔ اور جب اس کے واپس لے لینے کا وقت آ گیا خدا تعالیٰ نے لے لی۔ تمام جماعت کو اس محرومی پر صدمہ ضرور ہے۔ اور بہت بڑا صدمہ۔ مگر خدا تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر رکھنا ہر حال میں لازمی ہے۔ ہاں ایسے وجودوں سے محروم ہوتے جانا جو خدا تعالیٰ کے حضور خاص درجہ رکھتے۔ اور اس کے خاص قرب سے مشرف ہوتے ہیں۔ چونکہ خوف اور خطرہ کی بات ہے۔ اس لئے تمام جماعت کو چاہئیے۔ کہ ہر ایسے موقعہ پر جہاں ابدی زندگی اختیار کرنے والے بزرگوں کے درجات کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ وہاں نہائت خشوع کے ساتھ یہ دعا بھی کی جائے کہ خدا تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ اور ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہمیں ایسے وقت میں جبکہ ہم چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ ایسے بابرکت وجودوں سے محروم نہ کرے۔ جو ہمارے لئے بطور سہارا اور ستون ہیں۔

مرحومہ مغفورہ نے سنہ ۱۹۰۴ء میں اپنی نہائت واضح خوابوں کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی۔ اور جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور سے پہلے احمدیت میں داخل ہوئی تھیں۔ پھر جب خلافت ثانیہ کے وقت اختلاف ہوا۔ تو اس وقت بھی انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت جناب چوہدری صاحب مرحوم سے پہلے کی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔ ساڑھے گیارہ بجے بیت الظفر سے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ کوٹھی کے آخری دروازہ تک جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ان کے بھائی اور دوسرے رشتہ دار لائے۔ پھر اور لوگوں کو کندھا دینے کا موقعہ دیا گیا۔ ۱۲ بجے کے قریب ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے باغ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور لاش مقبرہ بہشتی میں حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب کے پاؤں کی طرف دفن کی گئی۔ بیرونی جماعتیں بھی مرحومہ مغفورہ کا جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندگی کا کوئی اعتبار نہیں

"موت کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ ہم سب کے سب عمر کی ایک تیز رفتار گاڑی پر سوار ہیں۔ اور مختلف مقامات کے ٹکٹ ہمارے پاس ہیں۔ کوئی دس برس کی منزل پر اتر جاتا ہے۔ کوئی بیس کوئی تیس۔ اور بہت ہی کم اسی برس کی منزل پر۔ جبکہ یہ حال ہے۔ تو پھر کیا بدنصیب وہ انسان ہے۔ کہ وہ اس وقت کی جو اس کو دیا گیا ہے کچھ قدر نہ کرے اور اس کو ضائع کردے۔ کسی کو کیا معلوم ہے۔ کہ ظہر کے بعد عصر کے وقت تک زندہ رہے۔ بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ یکدفعہ ہی دوران خون بند ہو کر جان نکل جاتی ہے۔ بعض دفعہ چنگے بھلے آدمی مرجاتے ہیں۔ وزیر محمد حسن خان صاحب ہوا خوری کر کے آئے تھے۔ اور خوشی خوشی زینہ پر چڑھنے لگے۔ ایک دو زینہ چڑھے ہونگے کہ چکر آیا۔ بیٹھ گئے۔ نوکر نے کہا۔ کہ میں سہارا دوں کہا نہیں۔ پھر دو تین زینہ چڑھے۔ پھر چکر آیا۔ اور اسی چکر کے ساتھ جان نکل گئی۔ ایسا ہی غلام محی الدین کونسل کشمیر کا ممبر یکدفعہ ہی مر گیا۔

غرض موت کے آ جانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں۔ کہ کس وقت آ جائے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس سے بے فکر نہ ہوں"۔

الحکم جلد ۴ نمبر ۴۶

قضاء و قدر کے نزول کے وقت بکمال انشراح انا للہ کہو

"اکثر رسم اور عادت کے طور پر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر حقیقت ایمان یہی ہے کہ قضاء و قدر کے نزول کے وقت مولیٰ کریم کے فعل پر انقباض پیدا نہ ہو۔ حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ اگر کوئی مصیبت کے وقت بکمال انشراح انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔ خدا تعالیٰ اسکو نعم البدل اس چیز کا عطا کرتا ہے۔ جو تلف ہو گیا ہے۔ یہ سمجھنا چاہئیے۔ کہ مومن کی بڑی دولت ایمان اور خوشنودی حضرت باری ہے اگر یہ دولت مومن کو حاصل ہے۔ تو کسی نوع کے نقصان سے اس کا کچھ نقصان نہیں۔ انسان اپنی کوتاہ نظری سے یہ خیال کرتا ہے۔ کہ فلاں فلاں چیزیں میری راحت کا موجب ہیں۔ اور ان کے تلف ہو جانے سے میری زندگی تلف ہو جائے گی۔ لیکن دراصل رنج اور راحت دونوں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ اپنی قدرتوں سے بندوں کو حیران کر دیتا ہے۔ اور کوئی چیز اس کے آگے انہونی نہیں ہے۔ اس پر مضبوط ایمان سے توکل کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ذات پاک فی الواقعہ موجود ہے۔ جس کے دست تصرف میں زمین آسمان اور ہر ایک چیز ہے

خدا داری چہ غم داری

(الحکم ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد اسٹیٹ ۱۲ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ سیدہ ام طاہر احمد کو معدہ جگر اور گردہ میں درد کی تکلیف ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ دیگر افراد اہل بیت خیریت سے ہیں۔ اور حضور کے خدام بھی خیریت سے ہیں۔

خاکسار حشمت اللہ

اسلام پر اعتراضات کے جواب

کذب بیانی کی اسلام میں شدید ممانعت

کسی موقعہ پر بھی جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں

(۳)

"الفضل" ۱۲ مئی میں قرآن مجید کی وُہ آیات پیش کی گئی ہیں۔ جن میں جھوٹ سے بچنے۔ اور سچائی پر کاربند رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں آج وُہ احادیث درج کی جاتی ہیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو جھوٹ سے شدید نفرت دلائی ہے۔ اور تاکید کی ہے۔ کہ وہ راستی کو ایک لمحہ کے لئے بھی نہ چھوڑے۔

۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔ اذا کذب العبد تباعد عنه الملك ميلاً من نتن ما جاء به (ترمذی ابواب البر والصلۃ) جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے۔ تو اس کے مونہہ سے ایسی بدبو آتی ہے۔ کہ فرشتہ ایک میل دُور چلا جاتا ہے

۲۔ ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! ہمیشہ سچ بولا کرو۔ کیونکہ سچ بولنے سے بہت سے نیک کاموں کی توفیق ملتی ہے۔ اور نیک اعمال بجا لانے سے جنت ملے گی۔ اور جو آدمی سچ بولنے کی عادت ڈالے۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں وُہ صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور اے لوگو۔ جھُوٹ سے ہمیشہ بچو۔ کیونکہ جھُوٹ بولنے سے بہت سی بدیوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے۔ اور بدیوں کے ارتکاب سے آدمی دوزخ میں جاتا ہے۔ اور جو شخص جھُوٹ بولنے کی عادت ڈالے۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالےٰ کے ہاں اس کا نام کذّاب یعنی بڑا دروغگو پڑجاتا ہے۔ (بخاری)

۳۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (۱) جب بات کرتا ہے۔ جھُوٹ بولتا ہے (۲) جب وعدہ کرتا ہے پُورا نہیں کرتا۔ (۳) اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے (مسلم)

۴۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ظالم بادشاہ کے دربار میں سچی بات کہنا یہ بھی ایک بڑا مجاہدہ ہے (مسلم)

۵۔ ابوہریرہ رضؓ سے روائت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان دوسرے مُسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو اس کی خیانت کرے۔ نہ اس کے آگے جھُوٹ بولے۔ نہ اس کو بے مدد چھوڑے۔ اور ہر مُسلمان کا خون عزت۔ مال۔ دُوسرے مسلمان پر حرام ہے لوگو۔ تقوےٰ تو دل کا کام ہے۔ یاد رکھو انسان کے لئے یہی بڑی بدی ہے کہ وُہ دوسرے بھائی سے حقارت سے پیش آئے۔ (مسلم)

۶۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں۔ کہ نہ تو اُن سے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن کلام کرے گا۔ اور نہ اُن کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا۔ ایک جو بوڑھا ہو۔ اور پھر زنا کرے۔ دوسرے بادشاہ ہوکر جھُوٹ بولے۔ تیسرے غریب ہو۔ اور متکبّر ہو۔ (مسلم)

۷۔ ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے جھوٹی قسم کھا کر کسی بھائی کا مال لیا۔ اس نے اپنے اوپر دوزخ واجب کرلی۔ کسی نے کہا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

۸۔ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جھوٹی قسم سے اسباب تو فروخت ہوجاتا ہے۔ مگر تاجر کی کمائی میں برکت نہیں رہتی (بخاری)

۹۔ ابوبکر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا نہ میں آگاہ کروں۔ تم کو بڑے بڑے گناہوں سے۔ ہم نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اور اس وقت آپ تکیہ لگائے ہُوئے تھے۔ یہ کہکر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹ بولنا۔ اور جھوٹی گواہی دینا پھر آخری فقرہ کو اتنی دفعہ دوہرایا۔ کہ ہم نے دل میں کہا۔ کہ حضور کو بہت تکلیف ہورہی ہے۔ کاش حضور خاموش ہوجائیں۔

203

۱۰۔ عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ گناہ بہت بڑے ہیں۔ مثلاً اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو قتل کرنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

۱۱۔ ابوسفیان سے روائت ہے کہ مجھ سے روم کے بادشاہ ہرقل نے پوچھا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی کیا تعلیم ہے۔ تو میں نے کہا۔ يقول اعبدوا الله وحده ولا تشركوا به شيئاً واتركوا ما يقول اباؤكم ويامرنا بالصلوٰة والصدق والعفاف والصلة۔ کہ ان کی تعلیم یہ ہے۔ کہ صرف اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور تمام وہ بُری باتیں چھوڑ دو۔ جو تمہارے بڑے کرتے تھے۔ اور نمازیں پڑھو۔ سچ بولو۔ پاک دامنی اختیار کرو اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ (بخاری)

۱۲۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه (بخاری جلد ۴ کتاب الادب باب قول الله تعالیٰ واجتنبوا قول الزور) کہ اگر کوئی شخص جھُوٹ بولنا ترک نہیں کرتا۔ اور روزہ رکھ لیتا ہے۔ تو خدا کے نزدیک اس کا روزہ ہرگز قبول نہیں ہوسکتا۔

۱۳۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو یہ دُعا سکھاتے ہیں۔ اللّٰھم طهر قلبي من النفاق وعملي من الرياء ولساني من الكذب وعيني من الخيانة فانك تعلم خائنة الاعين وما تخفي الصدور۔ کہ اے میرے خدا۔ میرے دل کو نفاق سے۔ میرے عمل کو ریا سے۔ میری زبان کو جھُوٹ سے۔ اور میری آنکھ کو خیانت سے ہمیشہ محفوظ رکھ۔ کیونکہ تو آنکھوں کی چوری کو بھی جانتا ہے۔ اور ان تمام باتوں سے آگاہ ہے۔ جو ہمارے دلوں میں پوشیدہ ہیں۔

۱۴۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ جھوٹ کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے۔ کہ انسان جو بات سنے۔ اسے بغیر تحقیق کے بیان کرتا پھرے۔ (مسلم)

۱۵۔ حضرت اسماءؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ میری ایک سوت ہے۔ کیا یہ امر گناہ ہے۔ کہ میں اپنے خاوند کی طرف سے اس کے سامنے ان نوازشات کا اظہار کروں۔ جو مجھ پر نہیں ہوئیں۔ حضور نے فرمایا۔ اس چیز کا ظاہر کرنے والا جو اس کو نہیں دی گئی۔ ایسا ہی ہے جیسے جھوٹ کے کپڑے پہننے والا (جو کسی کے ہوں۔ اور اپنے جتائے اور پھر بھید کھلنے پر شرمندہ ہو) (بخاری و مسلم)

۱۶۔ عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التاجر الصدوق الامين مع النبيين والصديقين والشهداء (ترمذی جلد اول ابواب البیوع) وُہ تاجر جو اپنی بات میں بڑا سچا ہو۔ اور بڑا دیانتدار اور امین ہو۔ قیامت کے دن نبیوں۔ صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

۱۷ - ابوذر سے روائت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ان پر ہرگز نظر رحمت نہیں ڈالے گا۔ اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ بلکہ انہیں سخت عذاب میں ڈالے گا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ایسے بدبخت کون ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو وہ جو نیکی کرکے احسان جتاتا ہے۔ دوسرے وہ جو تکبر سے اپنے ازار کو لٹکائے پھرتا ہے۔ تیسرے وہ جو جھوٹی قسموں کے ساتھ اپنا مال فروخت کرتا ہے۔

۱۸ - حکیم بن حزام سے روائت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البیعان بالخیار مالم یتفرقا فان صدقا و بیّنا بورک لھما فی بیعھما و ان کذبا وکتما محقت برکۃ بیعھما (ترمذی جلد اول ابواب البیوع) کہ بایع اور مشتری دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے۔ تو ان کی بیع میں برکت ہوگی۔ اور اگر کسی نقص کو چھپائیں گے۔ اور جھوٹ بولینگے تو برکت مٹ جائے گی۔

۱۹ - عبداللہ بن مسعود سے روائت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من حلف علی یمینٍ وھو فیھا فاجرٌ لیقطع بھا مال امرءٍ مسلمٍ لقی اللہ وھو علیہ غضبان (ترمذی جلد اول باب البیوع) کہ جو شخص اس لئے کوئی جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ تاکہ اس سے کسی مسلمان بھائی کے مال پر قبضہ کرے۔ وہ قیامت کے روز خدا تعالےٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔

۲۰ - حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد بالعموم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ کہ اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا و فتنۃ الممات اللھم انی اعوذبک من الماثم والمغرم۔ ایک دن ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ما اکثر ما تستعیذ من المغرم اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ آپ قرضداری سے بہت پناہ مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان الرجل اذا غرم حدث فکذب وادا وعد اخلف کہ آدمی جب قرضدار ہوجاتا ہے۔ تو جھوٹ بولنے لگ جاتا ہے۔ اور وعدہ کرتا ہے۔ تو اسے پورا نہیں کرسکتا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

۲۱ - عن ثابت بن الضحاک عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من حلف بملۃ غیر الاسلام کاذباً متعمّداً فھو کما قال (بخاری کتاب الجنائز) جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی اپنے تئیں جھوٹا سمجھتے ہوئے قسم کھائے۔ مثلاً یوں کہے۔ کہ اگر میں نے فلاں کام نہ کیا ہو تو میں یہودی ہوں یا نصرانی۔ حالانکہ وہ جانتا ہے۔ کہ اس نے وہ کام نہیں کیا۔ گویا قصداً جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ تو وہ خدا کے نزدیک واقعہ میں یہودی یا نصرانی شمار ہوگا اور اسلام سے نکل جائیگا۔

۲۲ - بخاری کتاب الجنائز میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت طیبہ تھی۔ کہ روزانہ صبح کی نماز کے بعد اپنے صحابہ کی طرف مونہہ کرکے بیٹھ جاتے۔ اور فرماتے جس نے کوئی خواب دیکھا ہو بیان کرے اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو بیان کرتا۔ اور آپ اس کی تعبیر بیان فرماتے ایک دن حسب معمول آپ نے یہی سوال کیا۔ تو صحابہ نے عرض کیا ہم نے کوئی خواب نہیں دیکھا۔ اس پر آپ نے فرمایا لیکن آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے ہیں۔ اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بیت المقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہے۔ اور دوسرا لوہے کا ایک گرز ہاتھ میں لئے کھڑا ہے گرز والا شخص اپنا گرز اٹھا کر اسے زور سے دوسرے شخص کے ایک کلّہ میں گھسیڑتا ہے۔ کہ اس کی گدی تک جا پہونچتا ہے۔ پھر دوسرے کلّہ میں اسی طرح سختی سے گھسیڑتا ہے۔ اتنے میں اس کا پہلا کلہ جڑ جاتا ہے۔ اور وہ پھر دوبارہ اسے گرز سے پھاڑ دیتا ہے غرض اسی طرح اسے عذاب پر عذاب مل رہا ہے۔ میں نے اپنے ساتھ والوں سے پوچھا اسے کیوں عذاب دیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا آگے چلیئے چنانچہ آگے بعض اور نظارے دکھائے گئے۔ آخر ملائکہ نے مجھے بتایا۔ کہ وہ شخص جس کا کلہ چیرا جارہا تھا فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتیٰ تبلغ الآفاق وہ دنیا کا ایک جھوٹا شخص ہے۔ جو ایک جھوٹی بات بیان کرتا۔ اور لوگ اسے سنکر سب طرف مشہور کردیتے۔ اب قیامت تک اس کو اسی طرح سزا ملتی رہے گی۔

زمیندار احباب کے لئے اخلاص دکھانے کا

زریں موقعہ

"تم میں سے کتنے ہیں جو کہتے ہیں کہ کاش ہم بدر۔ احد یا احزاب کے موقعہ پر ہوتے اور اپنی جانیں خدا تعالےٰ کے رستے میں قربان کردیتے۔ اور اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ قربانیوں کا میدان ان کے لئے پھر کھلا ہے۔ اور آج بھی اسی طرح قربانیاں کرکے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرسکتے جس طرح صحابہ نے قربانیاں کیں۔ تم میں سے کتنے ہیں جو قربانی کی اس خواہش کے باوجود اخلاص دکھاتے ہیں مگر تم میں سے کتنے ہیں جو وعدے کرتے ہیں۔ اور پھر انہیں پورا کرنے کی فکر کرتے ہیں۔ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے کسی خطبہ یا تحریر یا تقریر کے محتاج نہیں۔ حالانکہ اصل مومن وہی ہیں۔ جو اس بات کے محتاج نہیں۔ کہ میں ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاؤں۔ بلکہ میرے خطبہ یا یاددہانی کے بغیر وہ ہر وقت قربانیوں کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی یا غفلت سے کام نہیں لیتے۔"

آپ نے حضور کا ارشاد پڑھ لیا۔ یاد رہے کہ آپ نے اپنے امام کی اس آواز پر اپنی مرضی سے لبیک کہا۔ اور وعدے کی رقم فصل پر ادا کرنے کا عہد کیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام بھی آپ نے پڑھ لیا ہوگا۔ جس میں حضور نے آپ سے خواہش کی ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کو بعض کاموں کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ اس لئے مومنین اپنے وعدے فوری ادا کریں۔ تا مقررہ وقت سے پہلے دینے کی وجہ سے جہاں ان کو اللہ تعالےٰ کے حضور سے زیادہ ثواب ملے۔ وہاں ان کی یہ قربانی تحریک جدید کے لئے بھی زیادہ فائدہ کا موجب ہو۔ ساتھ ہی یہ ظاہر ہے کہ مخلصین کا اقدام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خوشی کا موجب ہوکر دعا کی تحریک کا باعث ہوگا پس احباب کو وعدے جلد سے جلد پورے کرنے چاہئیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے زمینداروں کی فصل نکل رہی ہے۔ ان کا وعدہ بھی فصل پر ادائیگی کا ہے۔ پس آپ کو یاد رہے کہ سلسلہ کی ضروریات کی ذمہ داری آپ پر دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔ اس کو ضرور مقدم کیا جائے۔ اور جلد سے جلد وعدہ کی رقم ارسال کی جائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

محکمہ قضاء کے فیصلہ جات اور ہمارا فرض

انسان مدنی الطبع ہے۔ جہاں کچھ انسان مل کر رہینگے۔ وہاں باہمی کشیدگی اور اختلاف بھی پیدا ہو گا۔ مہذب اور متمدن قوموں کا یہ طریق ہے کہ وہ اس کشیدگی کو دور کرنے اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے ایسے افراد کے سامنے اپنے معاملات پیش کرتے ہیں جو غیر جانبدار اور معاملہ فہم ہوں۔ انہیں پنچ کہا جائے یا ثالث حاکم و مجسٹریٹ کہا جائے یا قاضی۔ بہر حال تنازعات کا فیصلہ تجربہ کار اور صاحب انصاف لوگوں کے سپرد کرنا ضروری ہے۔

جب کوئی نبی دنیا میں آتا ہے مختلف طبیعتوں اور مختلف عادات کے لوگ اس کے حلقہ بگوش ہوتے ہیں۔ وہ اس کی صحبت اور اس کے قدسی انفاس سے اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ نبی اپنے زمانہ میں علاوہ بہترین مربی کے اپنی امت اور اپنی جماعت کا قاضی القضاۃ بھی ہوتا ہے۔ ہر فیصلہ اسپر آکر ختم ہوجاتا ہے۔ اس کے فیصلہ کی کوئی اپیل نہیں ہوتی۔

ضروری ہوتا ہے کہ مختلف قبائل اور مختلف شہروں کے لئے علیحدہ علیحدہ قاضی ہوں۔ تاجہاں تک ممکن ہو سکے لڑائی جھگڑے کے جراثیم کا جلد از جلد قلع قمع کر دیا جائے۔ اور فتنہ ابتدا میں ہی دب جائے۔ ابتدائی قاضی کے فیصلہ کی اپیل کرنے کا حق اخلاقاً اور مذہباً تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن نبی یا اس کے بعد اس کے خلیفہ کے فیصلہ کی اپیل نہیں ہوا کرتی۔ اور بہر حال ہر سچے مومن کو پوری رضامندی کے ساتھ شرعی فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنا لازمی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما یعنی ایماندار بننے کے لئے اسی قدر کافی نہیں کہ کوئی شخص نماز اور روزہ کا پابند ہو۔ چندہ وقت پر ادا کرنے والا ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ جب کبھی باہمی اختلاف اور نزاع پیدا ہو تو اس کے فیصلہ کے لئے شریعت کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔ اور رسول یا اس کے قائم مقام کے فیصلہ کو برضا و رغبت تسلیم کرے۔ کسی قسم کی چون و چرا نہ کرے۔

قرآن مجید کے اس زرین اصل کے ماتحت سچے مومنوں کا فرض ہے۔ کہ باہمی جھگڑوں کا فیصلہ شریعت اسلامیہ کے مطابق طے کریں۔ اور شریعت کا فیصلہ خواہ اُن کے موافق ہو یا مخالف۔ بسر و چشم قبول کریں جب تک یہ روح کسی نبی کی جماعت میں پورے طور پر پیدا نہ ہو جائے۔ وہ ایمان کے اعلےٰ درجہ پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ دنیوی نقطۂ نگاہ سے بھی وہ زندہ اور باعزت قوم نہیں بن سکتی۔ جس قوم میں محکمہ قضاء یا عدالت کی عزت اور احترام موجود نہیں۔ وہ قوم بام رفعت پر نہیں پہنچ سکتی۔ اور نہ اسے اخلاقی طور پر عروج حاصل ہو سکتا ہے۔

نبی یا خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ قاضی وہ غیر جانبدار لوگ ہوتے ہیں جو محض اللہ تعالےٰ کی خاطر اپنے بھائیوں کی خدمت کے لئے اپنے اوقات اور علم کو کام میں لاتے ہیں۔ اور ایمانی فراست کے ماتحت مدعی۔ مدعاعلیہ اور گواہوں کے بیانات سے اصل بات تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کی ساری جدوجہد کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ فریقین کو قلبی اذیت اور دماغی کاوش سے محفوظ رکھکر حقدار کو حق دلا یا جائے۔

میں سمجھتا ہوں قاضی کی ذمہ داری نہایت نازک ذمہ داری ہے۔ وہ ایک انسان ہے اور انسان کیلئے غلطی کا امکان ہر وقت موجود ہے۔ لیکن بایں ہمہ اس کے فیصلہ کو تسلیم کرنا اور اس کے جائز احترام کو قائم کرنا شریعت۔ قانون اور دنیا کے دستور العمل کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ نظام کا تقاضا ہے کہ جس شخص کو فیصلہ کے لئے مقرر کیا جائے اس کی عزت اور توقیر کو لوگوں کے اعتراضوں سے محفوظ رکھا جائے کیونکہ بہت سے لوگ وفورِ غضب یا غلط تربیت کے ماتحت اپنے خلاف فیصلہ سنکر بے قابو ہو جاتے ہیں۔ اور قاضی کی شخصیت پر بے جا نکتہ چینی شروع کر دیتے ہیں۔ یقیناً اس قسم کی حرکات سے کوئی منصف اور متدین قاضی اپنے صحیح مسلک کو نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن اس قسم کے چرچا سے قوم کے اخلاق ضرور بگڑ جاتے ہیں۔ قضاء کے خلاف بے محل تنقید کرنے والے یا اس کو بخوشی سننے والے اپنی قوم کی تباہی کا موجب ہوتے ہیں جو افراد یا جو قوم محکمۂ قضاء کی عزت کو تسلیم نہیں کرتی۔ وہ دنیا سے قانون کے رعب کو مٹانے کی ذمہ دار ہوتی ہے جسمانی حکومت میں طاقت کے زور پر عدالت کا حکم منوایا جاتا ہے۔ اور بہ نوک سنگین جج کا احترام قائم کیا جاتا ہے۔ جج کی ذات اور نیت پر حملہ کرنے والے توہین عدالت کے مرتکب قرار پاتے ہیں۔

غرض حکومت اپنے تمام ذرائع اور پوری طاقت کے ساتھ عدالتوں کا احترام قائم کراتی ہے۔ یہ احترام نہ صرف حکومت کیلئے مفید ہے۔ بلکہ امن عامہ اور پبلک کا مفاد بھی اسی میں ہے۔ غلط فیصلہ کی اپیل کی جاسکتی ہے۔ اور اپنے حق کو قانونی ذرائع سے حاصل کرنے کے دروازے کھلے ہیں لیکن نہ فیصلہ کی توہین برداشت کی جاسکتی ہے۔ نہ جج کی ذات پر حملہ جائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ تمام متمدن سلطنتوں کا یہی دستور ہے۔ مذہب کی حکومت محض ایک روحانی حکومت ہے خصوصاً جبکہ سیاست اس کے ساتھ نہ ہو۔ اس مذہب کو قبول کرنے والا انسان اپنی خوشی سے شریعت کے جوئے کو اپنی گردن پر رکھنے کا اقرار کرتا ہے۔ اور شریعت کے احکام کی پابندی اپنے لئے فرض قرار دیتا ہے۔ جھگڑوں اور تنازعات کے فیصلہ کیلئے شریعتِ حقہ کو آخری مرجع بتلاتا ہے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہوگا اگر محض مادی طاقت نہ ہونے کے باعث کوئی شخص شریعت کے فیصلہ کو شائستۂ التفات نہ سمجھے۔ اور شریعت کی رُو سے فیصلہ کرنے والے قاضیوں کا بجا احترام نہ کرے۔

ہماری جماعت اس زمانے میں اسلامی روح اور اسلامی شعار کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ یہ قطعاً درست نہیں۔ کہ ایک غیر احمدی کا چند مسائل کو مان کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اقرار کر لینا حضور علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو پورا کر دینے والا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے بھیجا۔ تا اسلام کو اس کی پوری خوبصورتی کے ساتھ اور اسلامی شریعت کو اپنی تمام جزئیات سمیت قائم کیا جائے۔ اور اس کے لئے ہنوز بہت سے مراحل طے کرنے باقی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ زندگی اور موت کے ہر مسئلہ اور ہر قسم کے باہمی تنازعات میں اسلامی شریعت کو مقدم کرنا چاہیئے۔ اور اس کی اتباع اپنا دستور العمل بنانا چاہیئے۔ یہ روح تب ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ جب ہم سلسلہ احمدیہ کے مقرر کردہ قاضیوں کا پورا پورا احترام کریں۔ ان کے فیصلہ کو عزت اور توقیر کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اس کی پابندی کرنا اپنا فرض سمجھیں جو لوگ سلسلہ کے قاضی کے فیصلہ پر چیں بجبیں ہوتے اور اس کے خلاف اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہیں وہ اگر اتنا ہی غور کریں۔ کہ ان کے نزدیک قاضی کے فیصلہ سے تو چند روپوں یا معمولی دنیاوی جائیداد کا تلف لازم آتا ہے۔ اس لئے وہ شور مچا رہے ہیں۔ لیکن ان کے اس طرح برملا اعتراضات سے قومی کیریکٹر بلکہ اسلامی روح کو تباہ کیا جا رہا ہے تو انہیں فوراً سمجھ آجائے۔ کہ اگر بالفرض ان کے نزدیک فیصلہ درست نہیں اور وہ بذریعہ اپیل بھی اسے بدلوا نہیں سکے تو انہیں بڑے اور جماعتی نقصان کے پیش نظر اس ادنےٰ نقصان کو خاموشی سے برداشت کر لینا چاہیئے۔

پھر ایسے شور کرنے والے اگر قیامت اور خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین رکھیں تو بھی ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ اگر آج ایک قاضی سے انسان ہونے کے باعث حقیقت مخفی رہ گئی ہے۔ تو کل کو وہ دن آنے والا ہے جب اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ خود فیصلہ فرمائے گا۔ کیا یہ یقین انسان کو اپنے خلاف غلط الزامات فیصلہ پر خاموش رہنے کے لئے کافی نہیں۔ بالخصوص جب کہ اس کے خاموش نہ رہنے سے قوم کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ سرکاری عدالتوں کے فیصلہ پر لوگ خاموش رہتے ہیں یا کم از کم وہ تلخ اور ناگوار طریق اختیار نہیں کرتے جو محکمہ قضاء کے قضاۃ اور ان کے فیصلہ کے خلاف اختیار کر لیتے ہیں۔ حالانکہ مذہبی اور شرعی فیصلہ مومن کے لئے ہر حالت میں واجب الاتباع ہے۔ یہ دراصل غلط تربیت کا نتیجہ ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اپنے تمام نزاعات کا فیصلہ (جہاں تک برطانوی قانون منع نہیں کرتا) شریعت کی رو سے چاہے اور پھر اس فیصلہ کا پورا احترام کرے۔ اور قوم میں فیصلہ کی عزت کے قیام کی کوشش کرے۔ تمام ایسے لوگوں کا بھی فرض ہے جو فریقین مقدمہ نہیں ہوتے کہ فریقین کے ناپاک اور مسموم پروپیگنڈے کا مقابلہ کریں۔ اور ہرگز ایسا نہ کریں۔ کہ محض ایک شخص کی بات سن کر قاضی سلسلہ کی ساری تحقیق اور عرق ریزی کو غلط اور اس شخص کی بات کو درست تسلیم کر لیں۔ یہ راہ درحقیقت باہمی تعلقات کو زیادہ خراب کرنے والی ہے۔ ایسے سننے والے اس شخص پر بھی ظلم کرتے ہیں۔ اپنے پر بھی۔ نظام سلسلہ پر بھی۔ کیونکہ وہ شخص کی اصلاح کی بجائے اس کے بگڑنے میں ممد بنتے ہیں۔ خود اپنے دلوں میں غلط خیالات بلکہ جنبہ داری کے جذبات پیدا کر لیتے ہیں۔ اور سلسلہ کے نظام کی وقعت کو کم کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس اگر کسی شخص کے خلاف محکمہ قضاء سے فیصلہ ہوتا ہے وہ بذریعہ اپیل اسے بدلوا سکتا ہے۔ لیکن ہمیں اسے یہ موقعہ ہرگز نہیں دینا چاہیئے۔ کہ وہ اس فیصلہ کی تذلیل کرے یا قاضی سلسلہ کی نزاہت پر حرف گیری کرے اور جماعت کے درمیان بد اعتمادی کی روح پیدا کرے قاضی کا منصب ایسا ہے کہ بالعموم اس سے فریقین ہی ناراض ہو جاتے ہیں ورنہ ایک فریق تو ضرور خشمگیں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے فیصلہ کو اپنی امیدوں کے خلاف یا ان سے کم پاتا ہے۔ ناراض فریق کو اگر ایسی فضا مل جائے۔ کہ وہ قاضی کے خلاف جذبات بھڑکا سکے تو ناقص التربیت لوگ اسے غنیمت سمجھتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم نظام سلسلہ کا احترام کرتے ہوئے محکمہ قضاء کے فیصلہ جات کی عزت کو قائم کریں اور جو شخص اس کے خلاف طریق اختیار کرے اسے اپنے عمل سے بتا دیں۔ کہ ہم اس کے اس جرم میں شریک نہیں ہم اس قسم کی باتوں کے سننے سے بھی بیزار ہیں

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

مبلغین نظارۃ دعوۃ و تبلیغ کے تبلیغی دورے

مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی سندھ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ اپریل کے آخری ہفتہ میں کوٹری اور حیدرآباد مقامات کا دورہ کیا۔ احمدی احباب کے توسط سے غیر احمدی معززین سے واقفیت بہم پہنچائی پراونشل انجمن سے معلومات حاصل کیں۔ اور سندھی زبان سیکھنے کی کوشش کی تا جلدی کام شروع کیا جا سکے۔

مولوی عبد المالک خان صاحب لکھنؤ سے تحریر کرتے ہیں کہ ماہ اپریل کے شروع ہفتہ میں لکھنؤ اور اوذیل میں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور انگریزی و اردو ٹریکٹ کے ذریعہ بھی تبلیغ کی گئی۔ انصار اللہ کی تنظیم کے ضمن میں دو علمی لیکچر دیئے اور ایک اجلاس میں ان نوجوانوں کی بھی تقریریں کرائی گئیں۔ تھیاسوفیکل لاج میں احمدیت کے موضوع پر بھی تقریر ہوئی۔

مولوی عبد الغفور صاحب کیرنگ سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں کیرنگ۔ تانگی۔ خوردہ ٹاؤن مقامات کا دورہ کیا گیا۔ کیرنگ کے مختلف محلوں میں چار جلسے کئے گئے۔ مردوں اور مستورات کے اجتماع کا معقول انتظام کیا جاتا رہا۔ تبلیغ کے علاوہ تربیت کے رنگ میں ہر تقریر ڈھائی تین گھنٹہ کی ہوتی تھی۔ کیرنگ کے انصار اللہ کے وفود اردگرد کی بستیوں میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے جو خوشکن نتائج کے ساتھ واپس آتے رہے۔ اللھم زد فزد۔ نشر و اشاعت کے لئے بھی چندہ جمع کیا گیا۔ ایک پادری سے گفتگو کرنی چاہی۔ مگر اس نے خود ہی انکار کر دیا اور دوسرے پادریوں کو بھی گفتگو سے منع کر دیا۔ کیرنگ سے ۴ میل کے فاصلہ پر ہندوؤں کی ایک بستی میں جا کر تبلیغ کی۔ ترجمان میری تقریر کو اڑیہ زبان میں ترجمہ کرتے گئے۔

مولوی احمد خان صاحب نسیم برما سے تحریر کرتے ہیں کہ جماعت کی تربیت بذریعہ درس اور انفرادی ملاقات کے علاوہ غیر احمدی معززین سے ملاقات کر کے پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعض غیر احمدی دوست ہمارے مکان پر آ کر ہم سے ملے۔ اور سلسلہ کے متعلق مفید معلومات لے کر گئے۔

(مرتبہ نظارت تبلیغ)

ایک بلا تفصیل رقم کے متعلق اعلان

ملک نصر اللہ خان صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ کمپالہ حال نیروبی کی طرف سے ۲۲-۹-۳۶ کو مبلغ ۱۲-۳-۴۶۳ اور ۸-۴-۳۴۴ کل ۴-۸-۸۰۸ کی رقم وصول ہوئی تھی۔ لیکن تفصیل موصول نہ ہونے کی وجہ سے یہ رقم اب تک بلا تفصیل مد میں بطور امانت پڑی ہے۔ اس رقم کی تفصیل کے متعلق جماعت کمپالہ اور ملک نصر اللہ خان صاحب کی خدمت میں متعدد بار لکھا گیا اور اخبار الفضل میں بھی اعلان کرایا گیا۔ آخری خط رجسٹری ملک نصر اللہ خان صاحب کو نیروبی اور ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب کو کمپالہ بھیجا گیا۔ کہ اگر ۶۷-۳-۳۸ تک اس رقم کی تفصیل نہ ملی۔ تو چندہ عام میں حسب فیصلہ مجلس مشاورت ڈال دی جائے گی۔ مگر باوجود رجسٹری خطوط کے اب تک جواب نہیں ملا۔ چونکہ اس رقم میں ایک حصہ موصی صاحبان کا ہے اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ملک نصر اللہ خان صاحب نیروبی اور ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب کمپالہ کی خدمت میں پھر درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اس اعلان کو ملاحظہ فرماتے ہی جلد سے جلد اس رقم کی تفصیل ارسال فرمائیں۔ اگر باوجود اس اعلان کے تفصیل ۳۱-۴-۳۸ تک نہ ملی تو مجبوراً رقم چندہ عام میں ڈال دی جائے گی۔ اور اس وجہ سے موصی صاحبان کے حسابات میں جو نقص ہوگا اس کی ذمہ داری ملک نصر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب پر ہوگی۔

ناظر بیت المال

خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی قادیان کی شاندار کوشش

جوبلی فنڈ کے لئے قادیان میں قابل رشک مظاہرہ

احباب کو یہ معلوم ہے۔ کہ خلافت جوبلی فنڈ کی فراہمی کے لئے قادیان کے سرکردہ اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر ہے۔ جس کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ کہ وہ قادیان سے پچیس ہزار ۲۵۰۰۰ روپیہ چندہ فراہم کرے گی۔ ۱۲ مئی ۳۸ء کو اس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں ممبران کمیٹی مذکور کے علاوہ محلہ جات کے پریذیڈنٹ اور دیگر ذمہ دار اصحاب بھی شامل تھے۔

اس میں جو قرار دادیں اور فیصلے ہوئے ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) یہ چندہ بجائے ۲۵ ہزار روپیہ کے ۳۰ ہزار تک بڑھا دیا جاوے۔

(۲) خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ نے بجائے دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپیہ کے ساڑھے بارہ ہزار ۱۲۵۰۰ روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ نیز فرمایا۔ ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے۔ کہ عملاً اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۳) صدر انجمن کے کارکنان کی طرف سے جو روپیہ ان کی تنخواہوں سے بطور قرضہ ۳۶-۱۹۳۷ء میں وضع ہو چکا ہے۔ وہ بطور چندہ خلافت جوبلی فنڈ میں منتقل کر دیا جائے۔ اس طرح امید ہے۔ کہ کارکنوں کا چندہ دس گیارہ ہزار روپیہ تک پہنچ جائے گا۔ اور ہر ایک کارکن کا یہ چندہ ایک ماہ کی آمد کے برابر ہوگا۔

(۴) کارکنوں کے ماسوا باقی احمدیوں کا چندہ جو محلہ کے پریذیڈنٹ صاحبان نے وصول کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ اسکی میزان ۱۰۸۶۰/۰ روپیہ بنتی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے

حلقہ مسجد مبارک	حلقہ مسجد دار الفضل	حلقہ مسجد اقصیٰ	حلقہ مسجد ناصر آباد	حلقہ مسجد دار السنۃ
۱۲۰۰/۰	۲۰۰۰/۰	۵۰۰/۰	۱۰۰/۰	۱۰۰/۰

محلہ ریتی چھلہ	محلہ دار البرکات	محلہ دار الانوار	محلہ دار العلوم	محلہ دار الرحمت	محلہ مسجد فضل	میزان
۹۰۰/۰	۱۲۰۰/۰	۶۰/۰	۲۰۰۰/۰	۲۵۰۰/۰	۳۰۰/۰	۱۰۸۶۰/۰

(۵) اس کے علاوہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دو ہزار روپیہ تک قادیان کی لجنہ اماء اللہ کو چندہ فراہم کرنے کی تحریک کی جائے

(۶) مختلف محلوں میں اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے جلسے کرائے جائیں جس میں جماعت کے ذی اثر احباب کی تقریریں کرائی جائیں۔

(۷) کمیٹی مذکورہ پندرہ روزہ اجلاس کیا کرے۔

قادیان کی اس مثال کے پیش نظر بیرونجات کی انجمنوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ فوراً ذی اثر احباب کی کمیٹیاں مقرر کر کے اس چندہ کی فراہمی کا انتظام کریں۔ اس چندہ کے لئے زیادہ سے زیادہ وعدے لئے جائیں جو کسی طرح ایک ماہ کی آمد سے کم نہ ہوں۔ پھر ان کی وصولی کیجائے خلافت جوبلی فنڈ کی بیرونجات میں جو کمیٹیاں مقرر ہوں۔ وہ اپنی کارگذاری کی رپورٹ باقاعدہ نظارت بیت المال میں بھجواتی رہیں۔ تا ان کی کارگذاری الفضل میں شائع ہوتی رہے چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے بہت جلد بیرونجات کی انجمنوں میں خلافت جوبلی فنڈ کی کمیٹیاں مقرر ہو کر اپنا کام شروع کر دیں۔ تا یہ رقم اپنے وقت پر جمع ہو سکے

ناظر بیت المال قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مدراس ۱۵ مئی۔ حکومت مدراس نے تمام محکموں کے نام ہدایات جاری کردی ہیں کہ سرکاری کاغذات میں آئندہ ہندوؤں کو مسٹر کی بجائے سری کے لفظ سے مخاطب کیا جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق کئی دفتروں میں "سری" کے لفظ کا استعمال شروع ہو گیا ہے۔

بمبئی ۱۵ مئی۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آج صبح مسٹر بوس نے گاندھی جی اور دیگر لیڈروں سے جوہو میں ملاقات کی اور انہیں اس گفت و شنید سے آگاہ کیا جو گذشتہ شب ان میں اور مسٹر جناح میں ہوئی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بوس نے مسٹر جناح کو وہ کاغذات دیدیئے ہیں جن میں کانگرس کی طرف سے مفاہمت کی آخری شرائط پیش کی گئیں۔ مسٹر بوس نے بتایا کہ یہ تجاویز کافی غور و خوض کے بعد مرتب کی گئی ہیں اور مصالحت کے لئے کانگرس اس سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر جناح نے کہا جب تک وہ اپنے رفقاء سے مشورہ نہ کرلیں وہ ان شرائط کی منظوری کا وعدہ نہیں کرسکتے۔ چنانچہ آپ نے فیصلہ کرنے کے لئے مہلت مانگی۔ معلوم ہوا ہے مسٹر جناح تار یا ٹیلیفون کے ذریعہ جلد از جلد اپنے رفقاء کار سے مشورہ کریں گے۔ کل تک جہاں کانگرسی حلقوں میں امید کا اظہار کیا جارہا تھا وہاں آج وہ گفتگوئے مفاہمت کے متعلق کچھ پر امید معلوم نہیں ہوتے ان کے چہروں پر ناامیدی کے آثار ہویدا ہیں۔

لاہور ۱۵ مئی۔ آج لاجپت رائے ہال میں چند سرکردہ کانگرس کارکنوں کی ایک خفیہ میٹنگ ہوئی۔ جس میں پچاس کے قریب اصحاب شامل ہوئے اور انہوں نے کانگرس سوراجیہ پارٹی کے نام سے ایک نئی پارٹی کی بنیاد رکھی جس کا بظاہر مقصد پنجاب کانگرس کی اصلاح مگر یہ ڈگ ورحقیقت موجودہ کانگرس اگڑ کٹو کے خلاف اپنی طاقتیں جمع کرنا ہے۔

بمبئی ۱۵ مئی۔ کل دوپہر کے ۲ بجے کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف امور پر غور کیا گیا۔

لکھنؤ ۱۴ مئی۔ الہ آباد کے فسادات کے متعلق مسلم لیگ نے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اپنی رپورٹ آل انڈیا مسلم لیگ کے سامنے پیش کردی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ فساد کی ذمہ واری ہندوؤں پر عائد ہوتی ہے۔ افسران پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے فسادات کو روکنے کے لئے بروقت کارروائی نہ کی۔

الہ آباد ۱۵ مئی۔ ایک ہندی اخبار مداری نے حال ہی میں اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک اشتعال انگیز مضمون شائع کیا تھا۔ جس کی بنا پر گورنمنٹ نے اس کے پرنٹر و پبلشر اور ایڈیٹر کو نوٹس دیا ہے کہ کیوں نہ ان پر دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت ضمانت طلبی کا مقدمہ چلایا جائے ایڈیٹر پر ۱۵۳ الف کا مقدمہ بھی چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

کٹک ۱۵ مئی۔ اڑیسہ گورنمنٹ اس سوال پر غور کررہی ہے کہ افیون کی بندش قانوناً کس طرح کی جائے۔

ہری پور ہزارہ ۱۵ مئی معلوم ہوا ہے قریباً ایک سو دس لاریاں جو کابل سے ہندوستان لائی گئیں۔ بغیر کسٹم ڈیوٹی ادا کئے پشاور کی ایک فرم کے پاس فروخت کردی گئیں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ بالا فرم نے ان لاریوں کے فرضی ایف۔ بی نمبر حاصل کرکے بعد میں ان کو نئے نمبروں کے ذریعہ مختلف اشخاص کے پاس فروخت کردیا۔ پولیس نے آج تحقیقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاک کی لاری کے علاوہ چند اور لاریاں بھی پکڑی گئی ہیں۔

الہ آباد ۱۵ مئی۔ یوپی کے مختلف شہروں میں انقلاب پسندوں کی طرف سے پوسٹر اور ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے ہیں۔ جن میں نوجوانوں اور کسانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ملک کی موجودہ پولیٹیکل صورت حالات کا مطالعہ کرکے نئی تحریک آزادی کے لئے تیار رہیں۔ پوسٹروں میں پُرامن رہنے اور عدم تشدد پر قائم رہ کر کام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ نیز انقلاب پسند کسانوں کو متحد کرکے فیڈریشن کے نفاذ کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔

لاہور ۱۴ مئی۔ ہیلی کالج آف کامرس کے طلباء کی ہڑتال کو آج ایک ہفتہ گذر گیا ہے مگر ابھی تک اس کے ختم ہونے کے کوئی آثار ہویدا نہیں ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طلباء نے کہا ہے کہ جب تک حکام کالج انہیں لکھ کر دیں کہ وہ مینجنگ کمیٹی میں ان کے مطالبہ کی حمایت کریں گے۔ طلباء کا مطالبہ یہ ہے کہ پروفیسر شنگلا جن کی میعاد ملازمت ختم ہونے والی ہے۔ انہیں مزید توسیع دی جائے کیونکہ وہ پڑھانے کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں ان کی جگہ نیا پروفیسر مقرر نہ کیا جائے۔ مینجنگ کمیٹی نے پروفیسر شنگلا کی میعاد ملازمت میں توسیع کرنے کی بجائے ایک نیا پروفیسر مقرر کیا ہے۔ جس سے لڑکے مطمئن نہیں۔

شملہ ۱۴ مئی۔ سر ہنری کریک گورنر پنجاب آج صبح یہاں پہنچ گئے۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم ۱۸ مئی کو پہنچیں گے۔

کوئٹہ ۱۴ مئی۔ کوئٹہ میں سرکاری عمارتوں کی ازسرنو تعمیر کے لئے حکومت ہند نے ۳۷-۱۹۳۶ء کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ مخصوص کیا تھا مگر اب معلوم ہوا ہے کہ یہ رقم گھٹا کر ۱۲ لاکھ کردی گئی ہے۔

کلکتہ ۱۴ مئی۔ کلکتہ یونیورسٹی کے زیر اہتمام بام گرد نواح میں جو کھدائی کا کام ہوا ہے۔ اس سے گپتا خاندان کے زمانہ کی ایک عمارت برآمد ہوئی ہے۔ نیز اس زمانہ کی بڑی بڑی اینٹیں زیور کھلونے اور پتھر کے سکے بھی ملے ہیں۔

شملہ ۱۴ مئی۔ ۲۷ مئی کو شملہ میں افغانستان کا جشن آزادی منایا جائیگا اس سلسلہ میں افغان قونصل جنرل مقیم ہندوستان کی طرف سے ایک شاندار پارٹی دی جائے گی۔

میکسیکو ۱۴ مئی۔ حکومت میکسیکو نے حکومت برطانیہ سے ڈپلومیٹک تعلقات منقطع کرلئے ہیں۔ حکومت برطانیہ نے میکسیکو کی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ سنہ ۱۹۱۰ء سے لے کر سنہ ۱۹۲۰ء تک میکسیکو میں جو انقلابی سرگرمیاں معرض ظہور میں آئیں اور ان کے دوران میں برطانوی مفادات کو جو نقصان پہنچا اس کی تلافی کے لئے بیس ہزار پونڈ ادا کئے جائیں۔ حکومت میکسیکو نے یہ رقم تو ادا کردی مگر ساتھ ہی اپنے تعلقات بھی منقطع کرلئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۴ مئی۔ حکومت یوپی نے انسداد رشوت ستانی کے لئے جو کمیٹی بنائی تھی۔ اس کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے۔ جس میں بعض اہم سفارشات کی گئی ہیں۔ یہ سفارشات دو قسم کی ہیں ایک تو وہ جن سے رشوت ستانی دور کی جاسکے دوسری وہ جنہیں تہدیدی یا تعزیری کہا جاسکتا ہے کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ رشوت ستانی کو روکنے کے لئے ڈسٹرکٹ کمیٹیاں بنائی جائیں اعلیٰ افسروں کی طرف سے جو ڈالیاں وغیرہ قبول کی جائیں ...

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی